Research Journal
Tahqeeqat
eISSN: 2791-0342
pISSN: 2791-0334
ریسرچ جرنل
تحقیقات

مستشرقین کے منتخب اُردو شاعری کے انگریزی تراجم: ایک جائزہ

Selected English Translation of Urdu Poetry by Orientalists: a review

Suleman Akbar Chadhar
M.Phil Scholar Department of Urdu, Superior University, Faisalabad
Dr. Mubshar Saeed
Assistant Professor Department of Urdu, Superior University, Faisalabad

سلیمان اکبر چدھڑ
ایم۔فل اسکالر شعبہ اردو، سپیریئر یونی ورسٹی، فیصل آباد
ڈاکٹر مبشر سعید
اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ اردو، سپیریئر یونی ورسٹی، فیصل آباد

Abstract

This article analyzes the English translations of Urdu poetry Translated by Orientalists. It provides an explanation of the Oriental, Orientalism and Orientalists. The background and objectives of Orientalism are clarified and the role of translation in intercultural connections is discussed. It highlights that translation is not merely a linguistic process but serves as a bridge between civilizations, facilitating intellectual and imaginative exchanges. Although Urdu is a relatively younger language compared to Arabic and English, it has produced literary masterpieces that have equally influenced Eastern and Western critics, philosophers, and translators. Prominent Orientalists such as Ralph Russell and Arthur John Arberry, have contributed significantly to introducing Urdu poetry to Western audiences. Their translations of poets like Mir, Ghalib, and Iqbal have played a crucial role in making Urdu poetry accessible beyond linguistic and cultural barriers. However, these translations often face challenges, including linguistic nuances, stylistic variations, and cultural disparities, sometimes leading to misinterpretations. The paper explores how different Orientalists approached Urdu poetry translation, assessing their methodologies and the impact of their work on global literary discourse. While some translators aimed for accuracy, others unintentionally or deliberately altered meanings, influencing the reception of Urdu literature in the West. The study also examines how Orientalist translations reflect broader ideological and colonial perspectives. By critically analyzing these translations, this article highlights a contributions and the limitations of Orientalist scholarship in Urdu literary studies, shedding light on the intricate relationship between language, power, and representation.

Keywords: *Orientalists, Urdu Literature, Urdu Poetry, Translation Study, Western Scholars, Ralph Russell, Annmarie Schimmel, David Matthews, Translation, Literary Impact, Mir, Ghalib, Iqbal*

کلیدی الفاظ: مستشرقین، اردو ادب، اردو شاعری، ترجمہ کا مطالعہ، مغربی محققین، رالف رسل، این میری شمل، ڈیوڈ میتھیوز، ترجمہ، ادبی اثرات، میر، غالب، اقبال

مستشرقین کے اردو تراجم کا جائزہ لینے سے پہلے ضروری ہے کہ ہم یہ سمجھیں کہ مستشرقین کون ہیں؟ شرق، استشراق اور مستشرقین میں کیا نسبت ہے اور ترجمہ نگاری کیا ہے اور کیوں ایک زبان سے دوسری زبان میں تراجم ہوئے؟ اس بیانیے کی ذیل میں وضاحت دی گئی ہے۔ ترجمہ صرف لسانی عمل ہی نہیں، ترجمے کے ذریعے صرف ایک زبان، دوسری زبان میں اپنے مترادفات و متبادلات تلاش نہیں کرتی بلکہ دو تہذیب و ثقافتیں ایک دوسرے سے ہم کلام ہوتی ہیں، نیز ایک دوسرے کے عقلی اور تخیلی منطقوں سے روشناس ہوتی ہیں۔ ترجمہ دلوں کو جوڑے یا نہ جوڑے مگر دو اجنبیوں کو اس قابل ضرور بناتا ہے کہ ایک دوسرے کو جان سکیں۔ ایک فن پارے کا ترجمہ کرنا "جوئے شیر" لانے کے مترادف ہے۔ مترجمین کسی بھی زبان کے اچھے شاہکار کو اپنی زبان میں ترجمہ کرتے ہیں، ایک اچھے فن پارے کی دوسری زبانوں میں بھی اشاعت ہوتی ہے۔ ایسے ہی اردو زبان اگرچہ چند بڑی زبانیں جیسے عربی، انگریزی وغیرہ کی نسبت نہایت کم عمر ہے مگر اس میں بہت سے ایسے شاعری اور نثر میں

شاہکار تخلیق ہوئے ہیں جن کو کئی مشرقی و مغربی مترجمین نے اپنی اپنی زبانوں میں ترجمہ کیا اور تخلیقی قالب میں ڈھالنے پر مجبور ہو گئے۔ مترجمین نے اس ادبی خزانے کو دنیا کے دیگر قارئین تک پہنچایا ہے۔

آکسفورڈ لغت میں انگریزی لفظ "Orient" کے معنی "شرق" یا "مشرق" کے مترادف ہے۔(1)

اُردو اللغات میں اس کے معنی اور مفہوم کچھ یوں ہے:

لغت فرہنگِ آصفیہ:

اُردو کی معروف لغت فرہنگِ آصفیہ میں شرق یا مشرق کے لغوی معانی طلوع آفتاب، اور اصطلاحی معنی وہ سمت جہاں سے سورج طلوع ہوتا ہے، مقام طلوع اور روشنی نکلنے کی جگہ کے ہیں۔(2)

نور اللغات:

نور اللغات میں شرق کے معانی جہاں آفتاب صبح کو پہنچے، پورب کا رہنے والا کے ہیں۔(3)

فیروز اللغات:

اردو لغت فیروز اللغات میں شرق کے معانی دنیا کا مشرقی حصہ، خاص طور پر ایشیا کے ممالک جیسے چین، پاکستان، جاپان، ہندوستان، اور مشرق وسطیٰ وغیرہ(4)

شرق کے لفظی معانی کے بعد شرق، استشراق اور مستشرق کے مفہوم کو مکمل سمجھیں گے۔

شرق، استشراق اور مستشرق

شرق "Orient" کو اگر جغرافیائی حوالے سے دیکھا جائے تو مغربی دنیا کے نقطہ نظر سے خاص طور پر دنیا کے مشرقی خطے کی وضاحت بیان کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے ثقافتی اور تاریخی حوالے سے "Orient" کا استعمال اکثر مشرقی ثقافتوں، روایات، اور فن پاروں کے علم کے زمرے میں استعمال کیا جاتا ہے، جو یورپی تاریخ میں ایک دلچسپ موضوع بھی رہا ہے۔ اور اسلامی ادب میں "شرق" یا "مشرق" خاص اہمیت رکھتا ہے کیونکہ یہ سورج کے طلوع ہونے کی سمت کو ظاہر کرتا ہے، جو وقت کی تعین اور نماز کے اوقات کے لیے بھی اہم ہے۔ یہ لفظ ۱۷۶۶ء میں فادر بولی نوس کے حوالے سے لاطینی دائرتُ المعارف انسکلوپیڈیا میں استعمال کیا گیا۔ نیز کئی محققین کا کہنا ہے کہ ۱۷۷۰ء سے ۱۷۸۰ء کے دوران پہلی دفعہ برطانیہ کے اندر اس کا استعمال کیا گیا۔ اور پھر ۱۷۹۹ء میں فرانسیسی میں اور ۱۸۳۸ء فرانس کی ایک اکیڈمک ڈکشنری میں اور پھر ۱۸۱۲ء میں آکسفورڈ لغت میں استعمال کیا گیا۔

استشراق (Orientalism) ایک ایسا فلسفہ، نظریہ، طرزِ فکر، اور علمی روایت ہے جس کے بدولت مشرقی تہذیبوں، ثقافتوں، ادبیات، مذاہب، اور تاریخ کا مطالعہ مغربی محققین اور دانشوروں کے ذریعے سے کیا جاتا ہے۔ استشراق کا مقصد عام طور پر مشرق کو جاننے اور اس کے علوم کو بہترین انداز میں پیش کرنا ہوتا ہے، لیکن اس کے علاوہ اکثر سیاست، ثقافت، مذاہب اور سامراج کے مقاصد بھی رہے ہیں۔

اردو لغت فیروز اللغات میں "استشراق" کا مطلب ہے مشرق کی طرف رجوع کرنا، مشرق کو چاہنا یا پسند کرنا، مشرق کے علوم یا تہذیب و تمدن کا مطالعہ کرنا(5)

لغت فرہنگِ آصفیہ کے مطابق استشراق ایک علمی اور تحقیق کا وہ رویہ ہے جس کے تحت مغرب کے محققین مشرق کی ثقافتوں، مذاہب، تاریخ، زبانوں اور ادبیات کا بغور مطالعہ کر کے اپنے معاشرے میں روشناس کرواتے ہیں۔(6)

فلسطینی نژاد دانشور ایڈورڈ سعید نے اپنی مشہور کتاب "Orientalism" میں کہا ہے:

"استشراق ایک سیاسی اور علمی نظام ہے جس کے تحت مشرق کے لوگوں اور ان کی تہذیب کو مغرب کے مقابلے میں "کم تر" اور "غیر مہذب" دکھایا گیا، جسے مغربی قوتوں نے اپنے سامراجی مقاصد کے لیے استعمال کیا"۔(7)

بعض دانشمند حضرات کے استشراق کے حوالے سے نظریات و ملفوظات کے مطالعہ کرنے سے یہ پتا چلتا ہے کہ استشراق کا مطلب مغرب کے فلاسفروں کی علمی جستجو اور کارناموں کا مجموعہ ہے جو مشرقی ممالک کی جغرافیائی، تاریخ، ادبیات و ہنر، قومی زبان، عادات، آداب و رسوم، اور تہذیب و تمدن کی جانکاری کے لیے کرتے ہیں۔

استشراق کی درجہ بندی کے اہم پہلوؤں میں علمی تحقیق، مذہبی مطالعہ، سیاسی پہلو، ثقافتی پہلو، تعصب اور برتری کا رویہ، سامراجی عزائم، مثبت اور منفی پہلو وغیرہ شامل ہیں۔

مستشرقین وہ غیر مسلم مفکرین، محققین، اور مصنفین ہیں جو مشرقی علوم، بالخصوص اسلامی تعلیمات، تہذیب، تاریخ اور ثقافت کا مطالعہ کرتے ہیں۔ ان میں پیشہ ور مستشرقین وہ ہوتے ہیں جن کو یونی ورسٹیاں، تحقیق کے ادارے، اخبارات اور ٹیلی ویژن وغیرہ میں اس مقصد کے لیے بھرتی کرتے ہیں۔ ان کی ذمہ داری زیادہ تر سیاسی و مذہبی تعصب کی بنیاد ہوتی ہے۔ اس کی ایک عام مثال برصغیر میں برطانوی عہدہ داروں کا کام ہے اور بالکل ایسے ہی اکیسویں صدی میں اسلاموفوبیا کو بڑھانے میں بھی اسی طرح کے کردار شامل ہیں۔

مستشرقین کی درجہ بندی سے یہ وضاحت ہوتی ہے کہ مشرق کے علوم اور اسلامی دنیا کا مطالعہ مختلف زاویوں سے کیا گیا ہے۔ ان کا کام علمی تحقیق، سیاسی عزائم، یا ثقافتی دلچسپی پر مبنی ہو سکتا ہے۔ مختلف مستشرقین کے اثرات کو سمجھنے کے لیے ان کے کام اور مقاصد پر گہری نظر ڈالنا ضروری ہے۔ مستشرقین کو ان کی نیت، رویے، مختلف انداز، طریقہ تحقیق، شعبے، مقاصد اور مختلف پہلوؤں کے حوالے سے مختلف اقسام ہیں۔

مستشرقین کی ایک قسم مخلص مستشرقین ہے جو مشرقی علوم کا مطالعہ خالص علمی اور تحقیقی جذبے کے تحت کرتے ہیں۔ ان کا مقصد حقائق کی تلاش، مختلف تہذیبوں کو سمجھنا، اور انسانیت کی فلاح کے لیے کام کرنا ہوتا ہے۔ مستشرقین کی ایک اور قسم متعصب مستشرقین ہیں جو اسلامی تعلیمات، تاریخ، اور تہذیب کے خلاف متعصبانہ نظریہ رکھتے ہیں۔ ان کا مقصد اسلام کی تصویر کو مسخ کرنا، مسلمانوں کو کمتر ثابت کرنا، اور اسلامی تہذیب کے خلاف نفرت پھیلانا ہوتا ہے۔ مسلمانوں کو تہذیبی اور علمی میدان میں پیچھے دھکیلنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کے علاوہ ایک قسم تبشیری مستشرقین ہیں یہ عیسائی مشنری تنظیموں سے وابستہ ہوتے ہیں اور ان کا مقصد اسلام کے خلاف پروپیگنڈا کر کے عیسائیت کو فروغ دینا ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ ایک قسم سیاسی مستشرقین کی ہے جو مختلف استعماری قوتوں کے زیر اثر کام کرتے ہیں اور ان کا مقصد مشرقی اقوام بالخصوص مسلم معاشروں کو سیاسی طور پر کمزور کرنا ہوتا ہے۔

مزید ایک قسم ثقافتی مستشرقین ہیں جو مشرقی ثقافت، آرٹ، اور ادب کا مطالعہ کرتے ہیں اور اس میں گہری دلچسپی رکھتے ہیں۔ ان کا مقصد زیادہ تر مشرقی فن و ثقافت کو سمجھنا اور مغربی دنیا میں متعارف کروانا ہوتا ہے۔ ان کے علاوہ ایک اور اہم قسم علمی مستشرقین جو خالص علمی اور تحقیقی میدان میں کام کرتے ہیں اور ان کی تحریریں اسلامی علوم، تاریخ، اور فلسفے پر مبنی ہوتی ہیں۔ اسلامی فلسفہ، سائنس، اور ادب پر گہرے مطالعے کی بنیاد پر تحقیق کر کے پیش کرتے ہیں اور ایک قسم فلسفیانہ مستشرقین کے نام سے جانی جاتی ہے جو اسلامی فلسفہ، تصوف، اور عقلیات پر تحقیق کرتے ہیں۔ ان کا دائرہ کار زیادہ تر اسلامی مفکرین جیسے ابن رشد، الفارابی، اور الغزالی کی تعلیمات پر مبنی ہوتا ہے۔ مزید اہم مستشرقین میں لسانی

مستشرقین شامل ہیں جن کا کام مشرقی زبانوں جیسے عربی، فارسی، اردو اور دیگر زبانوں پر مہارت حاصل کر کے ان زبانوں کے ادب، گرامر اور لغات پر تحقیق کرنا اور اسلامی ادب کے تراجم اور تجزیے کرنا ہوتا ہے۔

مستشرقین میں عصری مستشرقین بھی شامل ہیں جو جدید اسلامی دنیا، سیاسی مسائل، اور مسلم معاشروں کے معاصر چیلنجز کا مطالعہ کرتے ہیں۔ ان کی تحقیق کا مقصد موجودہ حالات میں اسلامی دنیا کے مسائل کو سمجھنا یا ان پر اثر ڈالنا ہوتا ہے۔ اور تاریخی مستشرقین بھی ایک قسم ہے جن کا کام اسلامی تاریخ، خلافت، جنگوں، اور مسلم حکمرانوں کے کارناموں پر تحقیق کرتے ہیں۔ ان کی تحریریں تاریخ کو مثبت یا منفی انداز میں پیش کر سکتی ہیں۔ اور معاشی مستشرقین اسلامی معاشی نظام، زکوٰۃ، سود، اور تجارت کے اصولوں کا مطالعہ کرتے ہیں۔ ان کا مقصد اسلامی معیشت کے اصولوں کو سمجھنا یا ان پر تنقید کرنا ہوتا ہے۔ اور ان کے علاوہ ماحولیاتی مستشرقین بھی ہیں جو اسلامی دنیا میں ماحولیاتی تعلیمات اور ان کے اثرات پر تحقیق کرتے ہیں۔ ان کا کام زیادہ تر اسلامی تعلیمات میں فطرت اور ماحولیات کے تحفظ کے اصولوں پر ہوتا ہے۔ اور مستشرقین کی ایک قسم عوامی مستشرقین بھی کہلاتی ہے جو عام قارئین کے لیے کام کرتے ہیں اور اسلامی دنیا یعنی قرآن و سنت کے مطابق معاشرتی اُصول اور مذہبی لحاظ سے عوام میں شعور پیدا کرنے کی خاطر کتب اور مضامین تحریر کرتے ہیں۔ ان کی تحقیق اکثر غیر ماہرین کے لیے ہوتی ہے۔

مستشرقین نے زیادہ تر مشرقی علوم اور ادب کو مغربی دنیا میں روشناس کروانے میں ایک اہم کردار ادا کیا۔ قرآن پاک دنیا کی سب سے زیادہ ترجمہ کی جانے والی کتابوں میں شامل ہے اور مستشرقین نے اس کے کئی زبانوں میں تراجم کیے ہیں، تا کہ اسلامی تعلیمات کو سمجھنے اور پیش کرنے کا کام سر انجام دیا جا سکے۔ جیسا کہ روبرٹ آف کیٹن (Robert of Ketton) نے لاطینی زبان میں پہلا ترجمہ (1143) کیا، جو بعد میں یورپی تراجم کی بنیاد بنا۔ جارج سیل (George Sale) نے انگریزی زبان میں (1734) میں قرآن کریم کا ترجمہ کیا، جو کافی عرصے تک مستشرقین میں سب زیادہ مقبول رہا۔ آرتھر جان آربری Arthur Arberry نے انگریزی زبان (1955) میں بامحاورہ ترجمہ پیش کیا، جبکہ رچرڈ بیل (Richard Bell) نے قرآنی ترتیب میں تبدیلی کے ساتھ انگریزی زبان میں ترجمہ (1937) پیش کیا۔ آندرے ڈوسیر (André Du Ryer) نے فرانسیسی (1647) میں پہلا ترجمہ کیا، جسے بعد میں کلود ایٹیئن ساواری (Claude Étienne Savary) نے بہترین اور خوبصورت انداز میں پیش کیا۔ گوستاف ویل (Gustav Weil) نے جرمن (1843) میں ترجمہ کیا، جب کہ فریڈرک روکرٹ (Friedrich Rückert) نے بھی جرمن میں ایک ادبی ترجمہ کیا۔ لوڈوو کو ماراچی (Ludovico Marracci) نے اطالوی اور لاطینی (1698) میں ترجمہ کیا اور اس میں اسلامی تفاسیر پر تنقیدی تبصرے شامل کیے۔ کرسٹین اسنوک ہرگرونجے (Christiaan Snouck Hurgronje) نے ڈچ زبان میں قرآنی آیات کا ترجمہ کیا، جبکہ پیدرو الفونسو (Pedro Alfonso) اور میکو اسپانی (Mico Span) نے ہسپانوی زبان میں ترجمہ کیا۔ اسی طرز پر، مختلف زبانوں کے کلاسیکی اور جدید ادب کو بھی مغربی دنیا میں متعارف کرانے کے لیے تراجم کیے گئے، اور اردو ادب بھی اس سے مستثنیٰ نہیں رہا۔

اردو شاعری کی فکری گہرائی، جمالیاتی حسن اور صوفیانہ و فلسفیانہ رنگ نے مستشرقین کی توجہ اپنی طرف مبذول کروائی، تو مستشرقین نے اردو شاری کو مغربی دنیا میں روشناس کرانے کے لیے اس کے تراجم کیے۔ ان تراجم کے ذریعے نہ صرف غالب، اقبال، میر، فیض اور دیگر عظیم شاعروں کے کلام کو مغربی قارئین تک پہنچایا گیا، بلکہ ان کے فکری و فنی پہلوؤں پر بھی بحث کی گئی۔ تاہم، تراجم کے دوران لسانی، اسلوبیاتی اور ثقافتی تفاوت کی وجہ سے بعض معانی میں تحریف بھی پیدا ہوئی، جس سے اردو شاعری کے اصل مفہوم میں کمی بیشی واقع ہوئی۔

ذیل میں ہم منتخب مستشرقین کے منتخب اردو تراجم کا جائزہ لیں گے۔

مستشرقین کے منتخب اردو شاعری کے انگریزی تراجم کا جائزہ

1۔ رالف رسل: Ralph Russell

رالف رسل (21 مئی 1918ء-14 ستمبر 2008ء) ایک برطانوی مستشرق اور اردو زبان کے ماہر تھے۔ وہ "دی لندن یونیورسٹی" میں سکول آف اورینٹل اینڈ افریقی سٹڈیز میں اردو کے معلم رہے اور اردو ادب کی ترویج کے حوالے سے نمایاں کردار ادا کیا۔ ان کی تصانیف میں "تھری مغل پوئٹس: میر، سودا، میر حسن" اور "غالب: لائف اینڈ لیٹرز" شامل ہیں۔ حکومتِ پاکستان نے اردو زبان کی ترقی کی خاطر ان کی علمی و ادبی خدمات کے سلسلے میں اُن کو ستارۂ امتیاز عطا کیا گیا۔ رالف رسل نے "دیوان غالب کی غزلیات کا انگریزی میں "The Famous Ghalib (The Sound of My Moving Pen)" کے نام سے ترجمہ کیا۔ جس کی مثال ذیل میں ہے۔ غالب کی مشہور غزل کا شعر ہے:

کعبہ کس مُنہ سے جاؤ گے غالب   شرم تم کو مگر نہیں آتی (8)

رالف رسل نے اس شعر کا انگریزی ترجمہ یوں کیا ہے:

Ghalib, you have the face to go to Mecca?
But then you never feel a sense of Shame (9)

رالف رسل کی ایک اور کتاب Three Mughal Poets ہے جس میں تین شعرا میر تقی میر، مرزا رفیع سودا اور میر حسن کی شاعری کا جائزہ لیا گیا۔ نمونے کے طور پر شعرا کا کلام اور رالف رسل کا ترجمہ ذیل میں موجود ہے۔

میر تقی میر:

چور اُچکے سِکھ مرہٹے شاہ و گدا زر خواہاں ہیں   چین سے ہیں جو کچھ نہیں رکھتے فقر بھی اک دولت ہے میاں (10)

رالف رسل کا ترجمہ:

"Thieves Pickpockets, Sikhs, Marathas, kings and Chubbier-all are Seekers of wealth." "Those who own nothing, live in peace-indeed, poverty itself is a form of wealth, my friend." (11)

میر تقی میر:

خرابہ دلی کا وہ چند بہتر لکھنؤ سے تھا   وہیں میں کاش مر جاتا سراسیمہ نہ آتا یاں (12)

رالف رسل کا ترجمہ:

The runis of Delhi were, ten times better than Lucknow
I wish I had died there and not come to live distracted here. (13)

مرزا رفیع سودا:

اِس زمانے کا جو دیکھا تو ہی اُلٹا ہی اِنصاف   گرگ آزاد رہیں اور ہوں شباں پہرے میں (14)

رالف رسل اس شعر کا انگریزی ترجمہ یوں کیا ہے:

See the perverted justice of this ago!
The wolves roam free: the Shepherds are in chaine. (15)

میر حسن:

سدا عیش دوراں دکھاتا نہیں   گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں (16)

رالف رسل اس شعر کا انگریزی ترجمہ یوں کیا ہے:

The Pleasures of life do not last forever,
The time that has passed never comes back. (17)

2۔ آرتھر جان آربری Aurther jan Arbarry

اے جے آربری Arthur John Arberry ایک ممتاز برطانوی مستشرق، مترجم اور اسلامی علوم کے ماہر تھے، جنہوں نے فارسی، عربی اور اردو ادب کے تراجم میں نمایاں خدمات سر انجام دیں۔ وہ 1905 کو انگلینڈ میں پیدا ہوئے اور 1969 میں وفات پائی۔ آرتھر جان آربری نے قرآن کریم کا انگریزی ترجمہ The Koran Interpreted کیا، جس کو بے حد پزیرائی ملی اور آج بھی مستند تراجم میں شمار ہوتا ہے۔ ان کی دیگر مشہور تصانیف میں Persian Poems، Classical Persian Literature، The Seven Odes اور Mystical Poems of Rumi شامل ہیں۔ آربری نے اسلامی تصوف، فارسی شاعری اور قرآنی علوم پر بھی گراں قدر تحقیق کی، جس کی بدولت وہ مستشرقین میں ایک نمایاں مقام رکھتے ہیں۔ اے جے آربری نے علامہ اقبال کی نظم "شکوہ جوابِ شکوہ" کا انگریزی میں "Complaint and Answer" کے نام سے ترجمہ کیا۔ جس کی مثال ذیل میں ہے۔ یہاں ایک مشہور شعر علامہ اقبال کا اور اس کا آرجے آربری کا ترجمہ پیش کیا جارہا ہے:

علامہ محمد اقبال کی نظم "شکوہ" کا پہلا بند:

کیوں زیاں کار بنوں سود فراموش رہوں　　فکر فردا نہ کروں محو غم دوش رہوں
نالے بلبل کے سنوں اور ہمہ تن گوش رہوں　　ہم نوا میں بھی کوئی گل ہوں کہ خاموش رہوں(18)

آرتھر جان آربری نے اس شعر کا ترجمہ یوں کیا ہے:

Why should I become a loser and forget all gain?
Why should I not care for tomorrow and remain lost in the sorrows of the past?
Should I only listen to the lament of the nightingale with all my attention?
Or should I also be a flower in harmony, or remain silent? (19)

اقبال کی نظم جواب شکوہ کا شعر:

خُودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے　　خُدا بندے سے خود پُوچھے، بتا، تیری رضا کیا ہے(20)

آرتھر جان آربری کا ترجمہ:

"Raise thyself to such heights that even before The decree of fate,
God himself will inquire, what is it that you desire?" (21)

3۔ کے سی کانڈا: (K.C KANDA)

کے سی کانڈا ایک معروف ادیب اور مترجم ہیں، جو اُردو شاعری کو مغربی دنیا میں متعارف کروانے کے حوالے سے مشہور ہیں۔ انہوں نے اُردو ادب پر متعدد مضامین اور کتابیں لکھیں، جن میں اُردو شاعری کی تاریخ، اُردو ادب کی تنقید، اور اُردو ادب کی مختلف اصناف سخن شامل ہیں۔ ان کی تصنیف Mir Taqi Mir, Selected Poetry 1997 میں شائع ہوئی، جس میں میر تقی میر کی مثنویاں جیسے خواب وخیال، دریائے عشق، گھر کا حال، جھوٹا ور دنیا وغیرہ کا ترجمہ نیز میر تقی میر کی منتخب غزلوں کا انگریزی ترجمہ پیش کیا گیا ہے۔ اس کتاب میں 318 صفحات پر مشتمل

مواد شامل ہے، جو میر کی شاعری کی خوبصورتی اور گہرائی کو اجاگر کرتا ہے۔ نمونے کے طور پر میر تقی میر کا شعر اور کے سی کانڈا کا ترجمہ ذیل میں موجود ہے۔

میر تقی میر کا شعر:

الٹی ہو گئیں سب تدبیریں کچھ نہ دوا نے کام کیا — دیکھا اس بیماری دل نے آخر کام تمام کیا(22)

کے سی کانڈا کا ترجمہ:

All plans turned upside down, no remedy had any sway
The heart's affliction brought an end, and it had its. (23)

4. ڈیوڈ میتھیوز **David Matthews**

ڈیوڈ میتھیوز ایک معروف امریکی مصنف اور علمی شخصیت ہیں جنہوں نے مختلف سماجی اور ثقافتی موضوعات پہ لکھا ان کی تحریریں خاص طور پر امریکی معاشرتی مسائل، سیاست اور ثقافت کے متعلق ہے۔ ان کی مشہور تصنیفات میں The People's President; The election of 1960, The Social and Political Thought, Strenght in numbers: A history of public policy اور ڈیوڈ میتھیوز نے علامہ اقبال کے بارے ایک کتاب Iqbal: A selection of urdu verse کے نام سے لکھی جس میں علامہ اقبال کا تعارف، علامہ اقبال کی نظم بانگِ دِرا، بال جبریل اور ضرب کلیم کی نظموں کو انگریزی میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ اس کتاب سے نمونے کے طور بانگ درا کی نظم ترانہ ہندی اور ڈیوڈ میتھوز کے کیے گئے ترجمے کو ذیل میں پیش کیا جاتا ہے:

علامہ اقبال کی نظم "ترانہ ہندی":

سارے جہاں سے اچھا، ہندوستاں ہمارا — ہم بلبلیں ہیں اس کی، یہ گلستاں ہمارا
غربت میں ہوں اگر ہم، رہتا ہے دل وطن میں — سمجھو وہیں ہمیں بھی دل ہو جہاں ہمارا
پربت وہ سب سے اونچا، ہمسایہ آسماں کا — وہ سنتری ہمارا، وہ پاسباں ہمارا
گودی میں کھیلتی ہیں اس کی ہزاروں ندیاں — گلشن ہے جن کے دم سے، رشکِ جناں ہمارا
اے آبِ رودِ گنگا! وہ دن ہیں یاد تجھ کو؟ — اترا ترے کنارے جب کارواں ہمارا
مذہب نہیں سکھاتا آپس میں بیر رکھنا — ہندی ہیں ہم، وطن ہے ہندوستاں ہمارا
یونان و مصر و روما، سب مٹ گئے جہاں سے — اب تک مگر ہے باقی، نام و نشاں ہمارا
کچھ بات ہے کہ ہستی، مٹتی نہیں ہماری — صدیوں رہا ہے دشمن، دورِ زماں ہمارا
اقبال! کوئی محرم اپنا نہیں جہاں میں — معلوم کیا کسی کو، دردِ نہاں ہمارا؟
سارے جہاں سے اچھا ہندوستاں ہمارا — ہم بلبلیں ہیں اس کی یہ گلستاں ہمارا
غربت میں ہوں اگر ہم رہتا ہے دل وطن — سمجھو وہیں نہیں بھی دل ہو جہاں ہمارا
میں پربت وہ سب سے اونچا ہمسایہ آسماں کا — وہ سنتری ہمارا، وہ پاکستان ہمارا گلشن ہے(24)

ڈیوڈ میتھیوز نے اس نظم کا انگریزی ترجمہ **The Indian Anthem** کے نام سے کیا ہے:

1. The best land in the world is our India; we are its nightingales, this is our garden.

2. If we are in exile, our heart resides in our homeland. Understand that we are also where our heart is.
3. That is the highest mountain, the neighbour of the sky; it is our sentry; it is our watchman.
4. In its lap play thousands of streams, and the gardens which flourish because of them are the envy of Paradise.
5. Oh, waters of the river Ganges! Do you remember those days? Those days when our caravan halted on your bank?
6. Religion does not teach us to be enemies with each other. We are Indians; our homeland is our India.
7. Greece, Egypt and Byzantium have all been erased from the world. But our fame and banner still remain.
8. It is something to be proud of that our existence is never erased, though the passing of time for centuries has always been our enemy.
9. Iqbal! No-one in this world has ever known your secret. Does anyone know the pain I feel inside me? (25)

5۔ پال سمتھ: Paul Smith

پال سمتھ ایک معروف انگریزی ادیب اور مترجم ہیں جو اردو ادب کو عالمی سطح پر متعارف کرانے میں اہم کردار ادا کر چکے ہیں۔ وہ خاص طور پر اردو شاعری اور ادب کے تراجم کے لیے جانے جاتے ہیں، جنہوں نے اردو کے مشہور شعرا کے اشعار کو انگریزی میں منتقل کیا۔ ان کی کتابوں میں The Pilgrim of Beauty: A Selection of Urdu Poetry"، "A Season of Passion: A Selection of Urdu Poetry"، "Rumi: A New Translation"، "The Weaver's Song: A Selection of Poetry from the Indian Subcontinent"، "A Vision of India: Selections from the Poets of the Indian Subcontinent" اور "The Great Spring: A Journey into the Mind of the Poet" شامل ہیں، جن میں اردو شاعری کا منتخب مجموعہ اور دیگر ثقافتی تخلیقات پیش کی گئی ہیں۔ پال سمتھ کا مقصد اردو ادب کو انگریزی قارئین تک پہنچانا اور اس کی ثقافتی گہرائیوں کو سمجھانا رہا ہے۔ اس نے میر تقی میر کے حوالے سے ایک کتاب "The Book of Mir, Selected Poems of Mir Taqi Mir" کے نام سے لکھی جس میں میر تقی میر کی منتخب غزلیات کے انگریزی میں تراجم کیے۔ نمونے کے طور پر میر تقی میر کا شعر اور پال سمتھ کا ترجمہ ذیل میں موجود ہے۔

میر تقی میر کی نظم (در تہنیت صحت) کا شعر:

مزاجِ شخص جہاں تھا ترے مرض سے سُست	ہوا ہے فضلِ خدا سے اب وہ تندرست و چُست
خبر یہ گرم ہے اب ترے غسلِ صحت کی	دلِ شکستہ جہاں خود بہ خود ہوا ہے درست
رہے جہاں میں اگر تُو، تو تا جہاں بھی رہے	سلامتی ہو تمام آفاق میں، سلامت تُو سے (26)

پال سمتھ کا ترجمہ:

The temperament of the person was already troubled by your illness, This ailment of the heart finally completed its task.
Now that the news of your purification bath is widespread, the broken-hearted one, who was suffering, has naturally recovered.
You remained in this world for long, wherever you stayed, May the entire universe remain safe—your well-being was enough for all (27)

پال سمتھ (Paul Smith) نے میر تقی میر کے علاوہ مولانا الطاف حسین حالی کی شاعری کا بھی ترجمہ کیا۔ اُنھوں نے مولانا الطاف حسین حالی کی زندگی کے بارے میں لکھا اور حالی کی اردو نظموں کے تراجم "HALI ; Life & Poems" کے نام سے کتاب میں کیے جو NEW HUMAINITY BOOKS,Booksellers and Publishers سے شائع ہوئی اور مولانا الطاف حسین حالی کی ایک کتاب "دِیوان حالی" کا ترجمہ "DIWAN of HALI ; The Great Urdu Sufi Poets" کے نام سے کیا۔ یہ کتاب بھی NEW HUMAINITY BOOKS, Booksellers and Publishers سے شائع ہوئی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حوالہ جات

1۔ اے۔ بازوکی، "دی آکسفورڈ انگلش ڈکشنری"، دوسرا ایڈیشن، والیم 07 (N-P) دی فلوجیکل سوسائٹی آکسفورڈ ایٹ دی کلیرنڈن پریس، 1928ء، ص:31

2۔ احمد دہلوی، سید مولوی، لغت "فرہنگِ آصفیہ" جلد اول (الف تاژ) اردو سائنس بورڈ وفاقی وزارتِ تعلیم حکومت پاکستان 299-اپر مال لاہور، 1888ء، ص:174

3۔ نور الحسن نیر، مولوی، "نور اللغات" جلد سوم (د–ق) قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، نئی دہلی، 1989ء، ص:556

4۔ فیروز الدین، الحاج مولوی، "فیروز اللغات"، جامع نیا ایڈیشن، مطبوعہ فیروز سنز لمیٹڈ، لاہور، 2010ء، ص:840

5۔ فیروز الدین، الحاج مولوی، "فیروز اللغات"، جامع نیا ایڈیشن، مطبوعہ فیروز سنز لمیٹڈ، لاہور، 2010ء، ص:90

6۔ سید احمد دہلوی، مولوی، لغت "فرہنگِ آصفیہ" جلد اول (الف–ژ) اردو سائنس بورڈ وفاقی وزارتِ تعلیم حکومت پاکستان 299-اپر مال لاہور، 1888ء، ص:163

7۔ ایڈورڈ سعید، Orientalism 1978، ونٹیج بکس، اے ڈویژن آف رینڈم ہاوس نیو یارک 1978ء، ص:22

8۔ محمد انوار الحق، مفتی، "دیوانِ غالب جدید المعروف نسخۂ حمیدیہ" (مرزا اسد اللہ خاں غالب) طبع دوم، مدھیہ پردیش اُردو اکادمی بھوپال، 1982ء، ص:396

9۔ رالف رسل، "The Famous Ghalib The Sound of My Moving Pen"، ری وائزڈ ایڈیشن، اشاعت رولی بکس، 2000ء، ص:84

10۔ میر تقی، میر، "میریات"، ریختہ فاؤنڈیشن، دیوان نمبر 5، غزل نمبر:1577

11۔ رالف رسل "THREE MUGHAL POETS; Mir-Sauda-Mir Hassan" ہارورڈ یونیورسٹی پریس کیمبرج امریکہ مارچ 1968ء ص : 221

12۔ میر تقی، میر، "میریات"، ریختہ فاؤنڈیشن، دیوان نمبر 4، غزل نمبر:1464

13۔ رالف رسل "THREE MUGHAL POETS; Mir-Sauda-Mir Hassan" ہارورڈ یونیورسٹی پریس، کیمبرج امریکہ مارچ 1968ء، ص:266

14۔ محمد حسن، ڈاکٹر، "کُلیاتِ سودا" (مرزا رفیع سودا) جلد دوم، ادارۂ تصنیف، ڈی 7 ماڈل ٹاؤن دہلی، ص:217

15۔ رالف رسل "THREE MUGHAL POETS; Mir-Sauda-Mir Hassan" ہارورڈ یونیورسٹی پریس، کیمبرج امریکہ مارچ 1968ء، ص:60

16۔ میر حسن، "مثنوی سحر البیان"، اتر پردیش اکیڈمی اردو، لکھنو 1990، ص:106

17۔ رالف رسل "THREE MUGHAL POETS; Mir-Sauda-Mir Hassan" ہارورڈ یونیورسٹی پریس، کیمبرج امریکہ مارچ 1968ء، ص:276

18۔ محمد اقبال، علامہ، ڈاکٹر، "بانگ درا"، شیخ غلام علی سنز پبلشرز، لاہور، 1976، ص:163

19۔ آرتھر جان آربری "COMPLAINT AND ANSWER" شیخ محمد اشرف پبلشرز، کشمیری بازار، لاہور، ص:16

20۔ محمد اقبال، علامہ، ڈاکٹر، "کلیاتِ اقبال"، اقبال اکادمی، چھٹی منزل، ایوان اقبال، لاہور، 2018، ص:384

21۔ آرتھر جان آربری "COMPLAINT AND ANSWER" شیخ محمد اشرف پبلشرز، کشمیری بازار، لاہور، ص:114

22۔ کلب علی خاں فائق، "کُلیاتِ میر" جلد چہارم، مجلس ترقی ادب، لاہور، ص:308

23۔ کے سی کانڈا "MIR TAQI MIR; Selected Poetry" سٹیرلنگ پبلشرز پرائیویٹ لمیٹڈ انڈیا، یکم جنوری 1998، ص:110

24۔ محمد اقبال، علامہ، "بانگِ درا" ناز پبلشنگ ہاؤس پہاڑی بھومیلہ، دلی 1905، ص:79

25۔ ڈیوڈ میتھوز "IQBAL; A Selection of The Urdu Verse" ہیری ٹیگ پبلشرز، نئی دہلی انڈیا 1993، ص:17-16

26۔ میر تقی، میر، مرتبہ: مدثر حسین رضوی، "کلیات میر"، ادارہ اشاعت اردو، امرہیہ، یوپی، 1973، ص:345

27۔ پال سمتھ THE BOOK OF MIR Selected Poems of Mir Taqi Mir نیو ہیومینٹی بک پبلشرز، 26 جولائی 2016ء، ص:102

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Roman Havalajat

1. A Bazouki "The Oxford English Dictonary" Second Addition Vol. 07 (N-P), The Philogical Society at the Clarendon Press, P: 31
2. Ahmad Dehlvi, Molvi-Sayyed, "Farhang e Asfia" Lughat Vol. 01 (Alif-Yoeh), Urdu Science Board, Wafaqi Wazarat e Taleem , Govt. of Pakistan 299 Uper Mall Lahore, P:174
3. Noor ul Hassan Nayyar, Molvi "Noor ul Lughat" Vol. 03 (Daal-Quaf) Qaomi Concil Braye Farogh e Urdu Zuban, New Dehli,P:556
4. Firoz ud Din, Alhaj, Molvi, "Firoz ul Lughat", Comprehensive New Addition, Firoz Sons Ltd. Printing Lahore, P:90
5. Firoz ud Din, Alhaj, Molvi, "Firoz ul Lughat", Comprehensive New Addition, Firoz Sons Ltd. Printing Lahore, P:840
6. Syed Ahmed Dehlvi, Molvi, Lughat, "Farhang e Asifiya" Jild Awal (Volume:1), (Alif – Youhn) Urdu Science Board Fedral Ministary of Education Govt. of Pakistan 299-Apar Mall Lahore, 1888, P:163
7. Asward said "Orientalism (1978)" Wintage Books, A Division of Random House, New Yark, 1978, P:22
8. Muhammad Anwar ul Haq, "Diwan e Ghalib, Nuskhaw e Hameedia, (Mirza Ghalib) Volume 02, Madhia Pardesh Urdu Academy, Bhopal,1982, P:396
9. Ralf Russel, "THE FAMOUS GHALIB; The Sound of my Moving Pen" Revised Edition, Roli Books Publishar, 2000, P:84
10. Mir Taqi Mir, "Miryat", Rekhta Foundation,Dewan:05,Ghazal:1577
11. Ralf Russel, "THREE MUGHAL POETS; Mir-Sauda-Mir Hassan" Haward University Press-Cambridge America, March 1968, P:221
12. Mir Taqi Mir, "Miryat", Rekhta Foundation,Dewan:04,Ghazal:1464
13. Ralf Russel, "THREE MUGHAL POETS; Mir-Sauda-Mir Hassan" Haward University Press-Cambridge America, March 1968, P:266
14. Muhammad Hassan, dr, " Kuliyat e Saoda" (Mirza Tafi Sauda) Vol. 02, Idarat o Tasnif, D. 07 Model Town, Dehli, P:217
15. Ralf Russel, "THREE MUGHAL POETS; Mir-Sauda-Mir Hassan" Haward University Press-Cambridge America, March 1968, P:60
16. Mir Hassan, " Masnavi Sehr ul Bayan" , Utar Pardesh Acadmey Urdu, Lukhnow, 1990, P:106
17. Ralf Russel, "THREE MUGHAL POETS; Mir-Sauda-Mir Hassan" Haward University Press-Cambridge America, March 1968, P:276
18. Muhammad Iqbal, Allama-Dr., " Bang e Dara" , Sheik Ghullam Ali Sons Publishars, Lahore 1976, P:163
19. Aurther Jan Arbarry "COMPLAINT AND ANSWER" Sheikh M Ashraf Publishars, Kashmiri Bazar, Lahore, P:16
20. Muhammad Iqbal, Allama-Dr., "Kulyat e Iqbal" , Iqba Academy, 6th Flor Aewan e Iqbal, Lahore 1976, P:384
21. Aurther Jan Arbarry "COMPLAINT AND ANSWER" Sheikh M Ashraf Publishars, Kashmiri Bazar, Lahore, P:114
22. Kalab Ali Faiq, " Kulyat e Mir" Vol. 04, Majlis Tarqi Adab Lahore, P:308
23. K.C Kanda "MIR TAQI MIR; Selected Poetry" Sterling Publishers Pvt. Ltd. India, 01 Jan 1998, P:110
24. Muhammad Iqbal, Allama-Dr., "Bang e Dara", Naz Publshing House Pahari, Dehli 1905, P:79
25. David J. Matthews, "IQBAL; A Selection of The Urdu Verse" Heritage Publishers 5 Ansari road, New Dehli, India, 1993, P:16-17
26. Mudasir Hussain Rzvi, " Kulyat e Mir" Mir Taqi Mir, Edara Eshat Urdu, Amreha UP, 1973, P:345
27. Paul Smith, "THE BOOK OF MIR; Selected Poems of Mir Taqi Mir" New Humainity Book Publishars, 26 July 2016, P:102